# | Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |



**Page-01**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## باطل عقائد کی خاطر احمد رضا خان نے قرآن بدل دیا

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم کو اٹھا لیا جائے گا اور لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے اور یہ جاہل پیشوا بغیر علم کے فتوی دیں گے لہذا خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے جیسا کہ احادیث میں موجود ہے۔

**حدیث نمبر 1:** اور بخاری نے حضرت شقیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ اور ابو موسیٰؓ کے ساتھ تھا تب ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے روبرو کچھ ایسے ایام ہوں گے جن میں جہالت نازل کی جائے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الفتن۔ باب ظھور الفتن۔13/13۔مع الفتن)

**حدیث نمبر 2:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے علم کا اٹھا لیا جانا اور جہالت کا قرار پا جانا ہے
(صحیح بخاری۔ کتاب علم۔178/1۔مع الفتح۔۔۔صحیح مسلم۔ کتاب العلم۔222/16)

**حدیث نمبر 3:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمانہ قریب قریب ہو جائے گا علم کو قبض کر لیا جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے۔ حرص وبخل ڈال دیا جائے گا اور قتل کثرت سے ہو گا۔
(صحیح مسلم۔ کتاب العلم۔222,223/16۔مع شرح النووی)

احمد رضا خان صاحب المعروف اعلیٰ حضرت نے قرآن مجید کا ترجمہ **کنز الایمان** کے نام سے کیا ہے جس کے بارے میں خود بریلوی علماء لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت یہ ترجمہ قرآن سونے اور قیلولہ کرنے کے وقت میں سابقہ تفسیروں سے استفادہ حاصل کیئے بغیر زبانی لکھواتے جاتے تھے۔

(انوار رضا۔ انوار کنز الایمان۔ براہین صادق)

اس ترجمہ قرآن میں احمد رضا نے جہاں اور بہت سے کارنامے (غلطیاں) سرانجام دیئے وہاں یہ بھی کارنامہ سرانجام دیا کہ قرآن کی وہ آیات جن میں انبیاء کا بشر ہونا، علم غیب کا خاصہ باری تعالیٰ ہونا، اللہ نے کسی مخلوق کو مختار کل نہیں بنایا وغیرہ ذکر کیا گیا ہے ان آیات کے ترجمہ کو بدل کر اپنے الفاظ میں پیش کیا اور اپنے باطل عقائد کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ مزید یہ کہ ایک نیا عقیدہ "انبیاء حاضر وناظر" ہیں قرآن سے ثابت

**Page-02**

کرنے کی کوشش کی۔ سابقہ تراجم وتفسیر سے استفادہ حاصل کیئے بغیر محض اپنی کم علمی وجہالت کی بنا پر قرآن کی واضح آیات کو ترجمہ کے ذریعے بدل دینا قرآن میں کھلی تحریف وتبدیلی اور قیامت کے نشانی کا پورا ہونا نہیں تو اور کیا ہے؟ مثلاً

## (1) عقیدہ علم غیب کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بریلوی حضرات کے باطل عقیدے نبی کریم ﷺ عالم الغیب ہیں کی رد میں قرآنی آیت ہے

قل لا اقول لکم عند ی خز ائن اللہ و لا علم الغیب و لا اقول لکم انی ملک

(سورۃ انعام۔50)

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا خان کرتا ہے:

''تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہو''۔ (کنز الایمان۔ترجمہ احمد رضا خان)

''لا علم الغیب'' کا ترجمہ ''اور نہ یہ کہوں کے میں آپ غیب جان لیتا ہوں'' عربی گرائمر کے اعتبار سے قطعی طور پر صحیح نہیں بلکہ یہ ترجمہ سابقہ تمام تفاسیر اور تراجم کے بالکل مخالف ہے۔ کیا بریلوی حضرات یہ بتا سکتے ہیں کہ لفظ ''آپ'' قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے یا گرائمر کا کون سا قاعدہ ہے؟

اسطرح کا ترجمہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ آیت رضا خانیوں کے باطل عقیدے ''علم غیب'' پر ضرب تھی تو احمد رضا نے اس باطل عقیدے کو تحفظ دینے کے لئے اس آیت کے ترجمہ کو ہی بدل دیا۔ صحیح ترجمہ وہ ہے جو کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن محدث دیوبندیؒ نے کیا ہے۔

''تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں''۔

حضرت شیخ الہند کا یہ ترجمہ عربی گرائمر اور سابقہ تمام تراجم وتفاسیر کے عین مطابق ہے

**Page-03**

## (2) باطل عقیدہ نور انبیاء کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بریلوی حضرات کے باطل عقیدے ''نبی کریم نور ہیں'' کے رد میں قرآنی آیت ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی (سورہ کہف۔110)

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا خان کرتا ہے:

''تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے''

(کنز الایمان۔ترجمہ احمد رضا)

اس ترجمہ میں ''ظاہر صورت'' کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ خان صاحب کا اپنی طرف سے اضافہ ہے اور کوئی بریکٹ وغیرہ بھی نہیں ہے۔کیا رضا خانی ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ''ظاہر صورت'' قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے یا عربی گرائمر کے کس قانون کے تحت یہ ترجمہ صحیح ہے؟ اب رہا یہ کہ خان صاحب ظاہر صورت کا اضافہ کرنے پر کیوں مجبور ہوئے؟ اسکی وجہ بھی ایک باطل عقیدے کا تحفظ ہے کہ آں حضرت ﷺ ظاہری صورت میں بشر اور انسان تھے حقیقت میں وہ نوری مخلوق سے تھے۔اس آیت کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو حضرت شیخ الہند یا حضرت تھانوی نے کیا ہے

''آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے''

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اب چونکہ یہ آیت عموماً آں حضرت ﷺ کی بشریت پر استدلال کے لیے پیش کی جاتی ہے اس لیے احمد رضا خان صاحب نے اس آیت میں خیانت کا ارتکاب کیا۔لیکن یہی آیت جب سورۃ السجدہ۔نمبر 6 میں آتی ہے تو یہ کم عقل خان صاحب ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

''تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں''

(کنز الایمان: ترجمہ احمد رضا خان)

اس آیت کے ترجمہ میں احمد رضا نے یہ بھی عقیدہ بنایا ہے کہ حضور ﷺ کی ظاہری صورت کفار جیسی تھی جو کہ ہرگز باطل عقیدہ ہے۔اعلیٰ حضرت نے حضور ﷺ کی ظاہری صورت کو کفار کے مشابہ کر کے گستاخی اور بے ادبی کا

**Page-04**

ارتکاب کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کی اس آیت میں بات شکل وصوت کی نہیں ہو رہی بلکہ بات جناب رسول اللہ کے بشر و انسان ہونے پر ہو رہی ہے۔

## (3) عقیدہ مختار کل کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

بریلوی حضرات کے باطل عقیدہ "نبی کریم ﷺ مختار کل" ہیں کے رد میں قرآنی آیت ہے

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا ا لا ما شاء الله (سورۃ یونس 49)

احمد رضا خان اس آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔

"تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا (ذاتی) اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے"

(کنزالایمان۔ترجمہ احمد رضا)

اس ترجمہ میں ذاتی کے لفظ کا اضافہ (اگرچہ قرآن پاک کے متن میں اسکے مقابلے میں کوئی بھی لفظ نہیں ہے) احمد رضا خان کے اہلسنت سے مخالف عقیدے کی ترجمانی کے لیے ہے۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ میں خود بخود در تو نہیں البتہ اللہ کے دیے سے اپنے لیئے ہر نفع ونقصان کا اختیار رکھتا ہوں۔ اگر احمد رضا خان صاحب کے پیش کردہ مفہوم کو صحیح مان لیا جائے تو بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ پھر آیت کے آخر میں ا لا ما شاء الله کیوں آیا ہے؟ ترجمہ میں بریکٹ کا اضافہ بعد کا معلوم ہوتا ہے ورنہ خان صاحب اتنے محتاط نہیں تھے بلکہ بیشتر الفاظ ترجمے میں وہ اپنی طرف سے زیادہ کر دیتے ہیں اور کوئی بریکٹ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

"آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیئے تو کسی ضرر کا اور کسی نفع کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا خدا کو منظور ہو"

(حضرت تھانویؒ)

## (4) عقیدہ حاضرہ ناظر کو قرآن سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش

قرآن کی آیت ہے

یا ایھا النبی انا ار سلنک شاھد و مبشر او نذیرا (احزاب۔رکوع 6۔پ 22)

**Page-05**

اس کا ترجمہ احمد رضا خان صاحب کرتے ہیں۔

"بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر"

(کنز الایمان۔ترجمہ احمد رضا)

احمد رضا خان صاحب نے اپنے باطل عقیدے "نبی کریم ﷺ حاضر و ناظر" ہیں کو تحفظ دینے کے لیے لفظ **شاھد** کا ترجمہ **حاضر و ناظر** کر دیا۔احمد رضا کے ترجمہ قرآن سے پہلے جتنے بھی قرآن کی ترجمے کیئے گئے اور جتنی بھی تفاسیر کی گئیں (چاہے اردو، فارسی یا کسی بھی زبان میں ہیں) کسی نے بھی لفظ شاھد کا ترجمہ حاضر و ناظر نہ کیا بلکہ **شاھد** کو "گواہ" کے معنی میں استعمال کیا اس طرح کا ترجمہ اعلیٰ حضرت کی علمی خیانت، کم عقلی اور قرآن میں کھلی تحریف کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے

"اے نبی ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوش خبری سنانے والا"

## بریلوی حضرات ایک تجربہ کر کے دیکھیں

ایک کاغذ پر بریلوی حضرات مندرجہ ذیل جملے لکھیں۔

(i) نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں۔

(ii) تم فرماؤ ظاہری صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

(iii) بے شک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر و ناضر

اب اس کاغذ کو دنیا کے دس یا پندرہ بڑے عربی دانوں کے پاس لے جائیں۔اور ان سے کہیں کے عربی کے تمام قواعد و ضوابط اور گرائمر کے تمام قوانین کو سامنے رکھتے ہوئے ان جملوں کی عربی کر دیں۔آپ لوگوں کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ عربی ترجمہ اللہ کا کلام (قرآن) بنتا ہے یا کہ احمد رضا کا کلام۔

**www.HaqqForum.com www.RazaKhaniMazhab.com**